



سوال

(184) چہلم کے دن نکاح خوانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد افتخار صاحب مانچسٹر سے دریافت کرتے ہیں کیا چہلم کے دن نکاح خوانی جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چہلم کے دن نکاح خوانی کے بارے میں آپ نے جو دریافت فرمایا ہے اس کا ایک اجمالی جواب ہے اور ایک تفصیلی۔ اجمالی جواب تو یہ ہے کہ چہلم کے موقع پر نکاح خوانی جائز ہے اور قرآن و حدیث میں ایسا کوئی حکم یا اشارہ تک نہیں ملتا کہ میت کے انتقال کو چالیس دن پورے ہوں تو اس دن اس کی اولاد یا عزیز و اقارب کی شادی نکاح جائز نہیں۔ تفصیل اس اجمال کی درج ذیل ہے:

سب سے پہلے تو ہمیں اس امر کا جائزہ لینا ہے کہ چہلم کی رسم جو آج کل بعض لوگوں میں رائج ہے اس کا شریعت میں کوئی اصل یا ثبوت ہے؟ رسول اللہ ﷺ کا فرمان صحابہ کرام کا عمل یا ”چاروں اماموں“ میں سے کسی کا قول ہے جس سے چہلم کا جواز ملتا ہو؟ ہرگز ایسی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ درحقیقت یہ ساری رسمیں جنہیں تیسرا تو اس دسواں یا چالیسواں کہا جاتا ہے اور جنہیں میت کا سوگ منانے یا اسے ایصالِ ثواب کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ ساری بعد کی رسمیں ہیں۔ سلف صالحین کے دور میں ایسی کوئی نہیں تھی اور اب بھی ان کا زیادہ زور پاکستان و ہندوستان میں ہی ہے دوسرے ملکوں میں تو لوگ شاید ان کے ناموں سے بھی واقف نہ ہوں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خوشی اور غمی کے اظہار کے جو طریقے اور مواقع بتائے ہیں ان سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے اور سوگ اس انداز سے منانا جس سے پیغمبر اسلام نے روکا ہو کیسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ایصالِ ثواب کے لئے اپنی طرف سے دن کا تعین کرنا اور اس کی خاص شکل قائم کرنا بھی جائز نہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل دلائل آپ کے لئے قابل غور ہیں:

آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے:

”لا یسئل لامرأة تو من بالئہ والیوم الاخران تعد علی میت فوق ثلاث لیلال الاعلی زوج اربعۃ اشہر و عشرأ“ (ترمذی مترجم ج ۱۱ ابواب الطلاق ماجاء فی عدۃ السنون فی عنہا زوجا ص ۴۳۱)

”یعنی کسی مومن کے لئے یہ جائز ہی نہیں کہ وہ میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے اس عورت کے جس کا خاندان فوت ہو گیا ہو وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی۔“ اس لئے سوگ کے لئے محض منفقہ کرنا یا جمع ہونا خلاف شریعت ہے۔ رہی بات ایصالِ ثواب کے لئے جمع ہونا تو اس کی مروجہ شکل بھی غلط ہے۔ مخصوص دن کیلئے احباب و رفقاء اور برادری کے لوگوں کو جمع کر کے قرآنی خوانی کرنا پھر سب کا مل کر کھانے کھانا شریعت کی روح ہی کے خلاف ہے۔ غرباء و مساکین یا مستحقین کو مال دینا یا کھانا کھلانا یقیناً باعث



اجرو ثواب ہے لیکن اپنے لوگوں کا جمع ہو کر اہل میت کے ہاں سے کھانا کھانا اور یہ رسمیں منعقد کرنا چاہئے میت کے وارث یتیم اور غریب ہی کیوں نہ ہوں بالکل غیر شرعی فعل ہے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

حنفی فقہ کی مشہور کتابوں میں بھی ان اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ فتاویٰ بزازیہ مستمل شرح منیۃ المصلیٰ در مختار اور شامی میں ان رسموں کو مکروہ اور بدعت قرار دیا گیا۔ علامہ شامی نے اس لئے انہیں ناجائز قرار دیا ہے کہ یہ کام اکثر دکھلاوے اور شہرت کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے دور رہنا چاہئے اور پھر موجودہ دور میں تو یہ رسمیں بالکل شادی اور میلے کے انداز سے کی جاتی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی سفر السعادت میں لکھتے ہیں: عادت نبوی ﷺ نبود کہ برائے میت در غیر وقت نماز جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات خوانند نہ بر سر گور نہ غیر آں و این مجموع بدعت است و مکروہ نعم تعزیت اہل میت و تسلیہ و صبر فرمودن سنت و مستحب است اما این اجتماع مخصوص روز سوم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اموال بے وصیت از حق یتامی بدعت است و حرام۔

(ترجمہ) بر صغیر کے نامور محدث شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں یہ عادت نہ تھی کہ نماز کے علاوہ میت کے لئے جمع ہوتے ہوں اس کے لئے (مخصوص شکل سے) قرآن و خوانی کرتے ہوئے ختم پڑھتے ہوں نہ قبر کے علاوہ کسی اور جگہ یہ سب بدعت ہے۔ ہاں میت کے وراثت سے تعزیت کرنا انہیں تسلی دینا اور انہیں صبر کی تلقین کرنا سنت اور مستحب ہے۔ مگر یہ مخصوص تیسرے دن کا اجتماع اور پھر ان میں بے جا تکلفات کرنا میت کی وصیت کے بغیر یتیموں کے مال کو اس طرح خرچ کرنا نہ صرف بدعت بلکہ حرام ہے۔

تو جب یہ ثابت ہو گیا کہ چہلم وغیرہ کا کوئی شرعی ثبوت نہیں ہے۔ یہ کچھ لوگوں نے محض کھانے پینے کے ذرائع بنائے ہوئے ہیں تو پھر اس موقع پر نکاح خوانی یا کسی دوسری تقریب کو کس طرح ناجائز کہا جاسکتا ہے۔ کسی چیز کو ناجائز یا ثواب و اجر کا ذریعہ ثابت کرنے کے لئے کتاب و سنت اور عملی صحابہ سے دلیل ضروری ہے۔

آخر میں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ میت کے لئے چالیس دن کے بعد نکاح خوانی وغیرہ کا جواز عام ہے لیکن اگر کسی عورت کا ناند فوت ہوا ہے تو اس کا نکاح چالیس دن کے بعد بلکہ چار مہینے دس دن تک جائز نہیں ہے۔ چار مہینے دس دن کی مدت گزرنے کے بعد پھر وہ نکاح خوانی کر سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 388

محدث فتویٰ